اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ۔ عَسٰۤی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

تار کا پتہ:۔ الفضل لاہور — ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲½ ”
فی پرچہ ۱/

یوم یکشنبہ

۱۱ شوال ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰/۶ — ۵ وفا ۱۳۳۱ ہش — ۵ جولائی ۱۹۵۲ء — نمبر ۱۵۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳ جولائی (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے

★ —— الحمد للہ —— ★

لاہور ۴ جولائی۔ مکرم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کو سانس کی تکلیف بدستور ہے۔ مگر بفضلہ آج ٹمپریچر کم ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دُعا جاری رکھیں۔

★

مصر میں وفد کابینہ کے سابق وزیر داخلہ سراج الدین پاشا رہا کر دیئے گئے

قاہرہ اور سکندریہ میں ہنگامی حالات کا اعلان۔ شہر کے اہم حصوں میں پولیس گشت کر رہی ہے

قاہرہ ۴ جولائی۔ مصر سے آمدہ تازہ اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ وفد کابینہ کے سابق وزیر داخلہ سراج الدین پاشا کو رہا کر دیا گیا ہے۔ اس سال جنوری میں قاہرہ میں جو فسادات ہوئے تھے۔ ان کے بعد سے سراج الدین پاشا کو ان کے مکان میں ہی نظر بند کر دیا گیا تھا۔ اُس وقت وہ وفد پارٹی کے سیکرٹری جنرل بھی تھے۔ ان کی رہائی کے فوراً بعد مصر کے موجودہ وزیر اعظم حسین سری پاشا نے ان سے ملاقات کی۔ مصر کے روزنامہ "الاخبار" کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ حسین سری پاشا سے وفد رہنما کی ملاقات کے بعد حکومت کی طرف سے ایک اہم اعلان متوقع ہے۔ ادھر بعض اطلاعات کے مطابق قاہرہ اور اسکندریہ میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ ان شہروں کے اہم علاقوں میں پولیس کے دستے گشت کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں مزید حفاظتی تدابیر بھی اختیار کی جا رہی ہیں۔

پنڈت نہرو پر فسطائیت اور ڈکٹیٹری کا الزام

نئی دہلی ۴ جولائی۔ آج ہندوستان پارلیمنٹ میں مخالف پارٹی کے ممبروں نے وزیر اعظم پنڈت نہرو پر فسطائیت ڈکٹیٹری اور امریکہ کی غلامی کا الزام لگایا۔ پنڈت نہرو نے اسکے جواب میں تقریر کرتے ہوئے ان تمام الزامات کی تردید کی جس پر ایوان میں شور پڑ گیا۔

۱۵ ملکوں کے ۲۰۰ کھلاڑی ہلسنکی پہنچ گئے

ہلسنکی ۴ جولائی۔ بین الاقوامی اولمپک کھیلوں میں شرکت کرنے کے لئے اب تک ۱۵ ملکوں کے ۲۰۰ کھلاڑی اور منتظمین ہلسنکی پہنچ چکے ہیں۔ امید ہے پاکستانی کھلاڑی بھی لندن سے کل ناروے روانہ ہو جائیں گے۔

جنوبی کوریا کی اسمبلی میں صدر کے انتخاب کا بل منظور ہو گیا

پوسان ۴ جولائی۔ آج جنوبی کوریا کی اسمبلی میں وہ بل منظور ہو گیا۔ جس کی رو سے صدر کا انتخاب براہ راست عوام کریں گے۔ بل کی حمایت میں ۱۶۳ ووٹ آئے کسی ممبر نے اس کی مخالفت نہیں کی البتہ تین ممبروں نے رائے دینے کا حق استعمال نہیں کیا۔ اس بل کے پاس ہونے کا مطلب یہ ہے کہ صدر سنگمن ری کو اپنے موقف میں نمایاں کامیابی ہوئی ہے۔ وہ اندرونی اور بیرونی قسم کے شدید دباؤ کے باوجود اپنی بات پر اڑے رہے اور بالآخر مذکورہ بل پاس کرا کے ہی چھوڑا۔ جنوبی کوریا میں نئے دستور کے مطابق دو ایوان قائم کئے جائیں گے اور وزیر اعظم صدر کی منظوری سے کابینہ مرتب کریں گے

۲ ماہر اقتصادیات کراچی آ رہے ہیں

کراچی ۴ جولائی۔ ایشیا اور مشرق بعید کے اقتصادی کمیشن کے دو ماہر اقتصادیات عنقریب پاکستان آ رہے ہیں۔ معلوم ہوا کہ وہ حکومت پاکستان کو صنعتوں میں سرمایہ لگانے کے بارے میں مشورہ دیں گے۔

ڈپٹی کمشنر لاہور چھٹی پر

لاہور ۴ جولائی۔ ڈپٹی کمشنر لاہور سید اعجاز حسین صاحب کل سے پندرہ روز کی چھٹی جا رہے ہیں ان کی غیر حاضری میں پیر مبارک علی جو ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر ہیں۔ ان کی جگہ کام کریں گے۔

اطلاعات کی علاقائی کانفرنس

کراچی ۴ جولائی۔ اقوام متحدہ کی اطلاعات کی علاقائی کانفرنس میں پاکستان کو بھی مدعو کیا گیا ہے۔ یہ کانفرنس آئندہ ماہ اکتوبر میں منیلا کے مقام پر منعقد ہو گی۔

روسی مراسلے کے جواب کے متعلق اختلاف رائے

لندن ۴ جولائی۔ جرمنی کے مستقبل کے متعلق روسی مراسلہ کے جواب میں امریکہ برطانیہ اور فرانس نے جو مسودہ تیار کیا ہے۔ اس کے بعض نکات پر ان مغربی طاقتوں اور مغربی جرمنی کے چانسلر کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ اس مسودے کا مضمون متعلقہ حکومتوں کو مزید غور و خوض کے لئے واپس بھیجا جا رہا ہے۔ اس کے ساتھ وہ اعتراضات بھی شامل ہیں۔ جو مغربی جرمنی کے چانسلر نے اس ضمن میں کئے ہیں۔

۵ لاکھ ۱۴ ہزار من گندم پر قبضہ

لاہور ۴ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ اس وقت تک پانچ لاکھ چودہ ہزار من گندم کے ناجائز ذخیروں پر قبضہ کیا جا چکا ہے۔ حکومت پنجاب کی طرف سے گندم کے ناجائز ذخیروں پر قبضہ کرنے کی مہم کو شروع ہوئے بارہ روز ہو چکے ہیں۔ تازہ اطلاع کے مطابق ملتان کے ضلع سے ایک لاکھ اسی ہزار من ضلع منٹگمری سے ایک لاکھ باسٹھ ہزار من ضلع جھنگ سے ساٹھ ہزار من اور ضلع سرگودھا میں ستر ہزار من گندم برآمد ہوئی ہے۔

کپاس کی ۳ کروڑ ۴۵ لاکھ گانٹھیں

کراچی ۴ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ کپاس کی بین الاقوامی مشاورتی کمیٹی نے کپاس کی پیداوار کے متعلق اعلان کیا ہے۔ کہ ان کے اندازے کے مطابق اس سال دنیا میں ۳ کروڑ پینتالیس لاکھ گانٹھیں کپاس پیدا ہو گی۔

گیارہ مزید سرخپوشوں کو رہا کر دیا گیا

پشاور ۴ جولائی۔ حکومت سرحد نے گیارہ اور سرخپوشوں کو رہا کر دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے وفادار رہنے کا تحریری وعدہ کیا ہے

جاپان کے ساتھ تجارت

ٹوکیو ۴ جولائی۔ پاکستان کے سفیر مقیم ٹوکیو مسٹر ضیاء الدین نے کہا ہے کہ زر مبادلہ کے مسائل طے ہو جانے کے بعد پاکستان جاپان کے ساتھ تجارت بڑھانا چاہتا ہے۔

پنجاب میں نئے معیاری اوزان

لاہور ۴ جولائی۔ حکومت کی طرف سے صوبے کے دوکانداروں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ بیس ستمبر تک پرانے اوزان یعنی تولنے کے بٹوں کی جگہ نئے معیاری اوزان استعمال کرنا شروع کر دیں۔

مشرقی بنگال میں سڑکوں کی تعمیر

ڈھاکہ ۴ جولائی۔ مشرقی بنگال کے وزیر مواصلات مسٹر حسن علی نے بتایا ہے کہ مشرقی بنگال میں دو ہزار میل لمبی سڑکوں کی تعمیر کا کام شروع کر دیا گیا ہے یہ سڑکیں سات ہزار میل لمبی سڑکوں کے صوبائی منصوبے کے ماتحت تعمیر کی جا رہی ہیں۔ اس منصوبے پر انیس کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔ سڑک کی کھدائی کے لئے ضروری مشینیں خریدی جا رہی ہیں۔ آپ نے اس کے علاوہ مسلم لیگ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ عوامی لیگ اور دوسری پارٹیوں کو چاہیئے کہ وہ مسلم لیگ کے ساتھ شامل ہو جائیں اور لیگ کے اندر آ کر اس کی خامیوں کو دور کریں

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

درِ دلم جوشد ثنائے سرورے

(رقم فرمودہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام)

"خداوند کریم نے اس رسولِ مقبولؐ کی متابعت اور محبت کی برکت سے اور اپنے پاک کلام کی پیروی کی تاثیر سے اس خاکسار کو اپنے مخاطبات سے خاص کیا ہے اور علوم لدنیہ سے سرفراز فرمایا ہے اور بہت سے اسرار مخفیہ سے اطلاع بخشی ہے اور بہت سے حقائق و معارف سے اس ناچیز کے سینہ کو پُر کر دیا ہے اور بارہا بتلا دیا ہے کہ یہ سب عطیات و عنایات اور یہ سب تفضلات و احسانات اور یہ سب تلطفات و توجہات اور یہ سب انعامات و تائیدات اور یہ سب مکالمات و مخاطبات بیمن متابعت و محبت حضرت خاتم الانبیاءؐ ہیں ؎

جمالِ ہمنشیں در من اثر کرد
وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۹)

تمام تعریفوں کا مرجع تام

"بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ حقیقی طور پر کوئی نبی بھی آنحضرتؐ کے کمالات قدسیہ سے شریک و مساوی نہیں ہو سکتا بلکہ تمام ملائکہ کو بھی اس جگہ برابری کا دم مارنے کی جرأت نہیں چہ جائیکہ کسی اور کو آنحضرتؐ کے کمالات سے کچھ نسبت ہو۔ مگر اے طالب حق ارشدک اللہ تم متوجہ ہو کر اس بات کو سنو کہ خداوند کریم نے اس غرض سے کہ تا ہمیشہ اس رسول مقبولؐ کی برکتیں ظاہر ہوں اور تا ہمیشہ اس کے نور اور اس کی قبولیت کی کامل شعاعیں مخالفین کو ملزم و لاجواب کرتی رہیں۔ اسی طرح پر اپنی کمال حکمت اور رحمت سے انتظام کر رکھا ہے کہ بعض افراد امت محمدیہ کو جو کمال عاجزی اور تذلل سے آنحضرتؐ کی متابعت اختیار کرتے ہیں اور خاکساری کے آستانہ پر پڑ کر بالکل اپنے نفس سے گئے گذرے ہوتے ہیں۔ خدا ان کو فانی اور ایک مصفا شیشے کی طرح پا کر اپنے رسولِ مقبول کی برکتیں ان کے وجود بے نمود کے ذریعہ ظاہر کرتا ہے اور جو کچھ بجانب اللہ ان کی تعریف کی جاتی ہے یا جو کچھ آثار و برکات اور آیات ان سے ظہور پذیر ہوتی ہیں حقیقت میں مرجع تام ان تمام تعریفوں کا اور مصدرِ کامل ان تمام برکات کا رسول کریمؐ ہی ہوتا ہے اور حقیقی اور کامل طور پر وہ تعریفیں اسی کے لائق ہوتی ہیں۔ اور وہی ان کا مصداق اتم ہوتا ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ سوم حاشیہ در حاشیہ صفحہ ۲۴۲ و ۲۴۳)

نبی عربی صلے اللہ علیہ وسلم کا بلند مقام

حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵ تا ۱۱۶ میں فرماتے ہیں:

"میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا کہ حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں بلکہ ذریت شیطان ہے۔ کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اس نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اس کامل نبی کے ذریعہ سے اور اسی کے نور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے اس آفتاب صداقت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اسی وقت تک ہم منور رہ سکتے ہیں۔ جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں۔"

آئینۂ خدا نما

سرمہ چشم آریہ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"عند العقل قرب الٰہی کے مراتب تین قسم پر منقسم ہیں اور تیسرا مرتبہ جو مظہر اتم الوہیت اور آئینہ خدا نما ہے حضرت سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مسلم ہے جس کی شعاعیں ہزاروں دلوں کو منور کر رہی ہیں اور بے شمار سینوں کو اندرونی ظلمت سے پاک کر کے نورِ قدیم تک پہنچا دیتی ہیں وللہ در القائل ؎

محمدؐ عربی بادشاہ ہر دوسرا
کرے ہے روح قدس جس کے در کی دربانی
اسے خدا تو نہیں کہہ سکوں پہ کہتا ہوں
کہ اس کی مرتبہ دانی میں ہے خدا دانی"

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۸۶)

اعلیٰ مدارج حاصل کرنے کا طریق

ازالہ اوہام میں تحریر فرماتے ہیں:-

"ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراط مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ چہ جائیکہ راہ راست کے اعلیٰ مدارج بجز اقتداء اس امام الرسل کے حاصل ہو سکیں کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت و قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے۔"

(جلد اول صفحہ ۱۳۸)

اول المسلمین اور تمام مطیعوں کا سردار

آئینہ کمالات اسلام میں تحریر فرماتے ہیں:-

"جس حالت میں اللہ جلشانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اول المسلمین رکھتا ہے اور مطیعوں اور فرمانبرداروں کا سردار ٹھہراتا ہے اور سب سے پہلے امانت کو واپس کر دینے والا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قرار دیتا ہے تو پھر کیا بعد اس کے کسی قرآن کریم کے ماننے والے کو گنجائش ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اعلےٰ میں کسی طرح کا جرح کر سکے۔ خدا تعالیٰ نے آیت موصوفہ بالا میں اسلام کے لئے کئی مراتب رکھ کر سب مدارج سے اعلیٰ درجہ وہی ٹھہرایا ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فطرت کو عنایت فرمایا سبحان اللہ ما اعظم شانک یا رسول اللہ ؎

موسٰیؑ و عیسٰیؑ ہمہ خیل تو اند
جملہ دریں راہ طفیل تو اند"

(صفحہ ۱۶۴)

انسانِ کامل

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:-

"انسان کامل جو سب کاملین سے اکمل اور مظہر اتم مرتبہ الوہیت اور حقیقی طور پر درجہ سوم قرب سے ممتاز ہے وہ درحقیقت بنی آدم میں سے ایک ہی ہے جو سیدنا و مولانا محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور باقی سب رسل و غیر رسل اس سے مراتب میں کم ہیں۔ ہاں بعض طبائع ظلی طور پر حسب اندازہ دائرہ استعداد اس کے کمالوں کو پاتے ہیں۔ مگر حقیقی و اتم و اکمل و اشد و اجلےٰ و اصفیٰ و ارفع و اعلےٰ طور پر کمال مرتبہ ثالثہ اسی کو حاصل ہے۔"

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۸۳)

ہمارا اعتقاد

آئینہ کمالات اسلام حصہ عربی میں فرماتے ہیں:

"ونعتقد ان رسولنا خیر الرسل وافضل المرسلین وخاتم النبیین وافضل من کل من یاتی ومن خلا"

(صفحہ ۳۸۷)

یعنی ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ ہمارے رسول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں سے بہتر اور افضل الرسل اور خاتم الانبیاء ہیں اور تمام بزرگوں سے جو گذر چکے یا آئندہ قیامت تک ہوں گے افضل و بہتر ہیں۔

یہ نمونہ کے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان سینکڑوں تحریرات میں سے صرف چند ایک اقتباسات ہیں جو آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت میں مخمور ہو کر آپ کی شان کو بلند کرنے اور آپ کی عزت و رفعت کو دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے لکھیں۔ ان کو پڑھنے کے بعد کون ہے جو ایک لمحہ کے لئے بھی کہہ سکے کہ بانی سلسلہ احمدیہ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا بے سود قرار دیا ہے یا جماعت احمدیہ آپ پر ایمان رکھنا نعوذ باللہ بے فائدہ قرار دیتی ہے۔ اگر کوئی شخص بے خبری کے عالم میں جماعت احمدیہ کے متعلق اس قسم کا فقرہ استعمال کرتا ہے تو اسے معذور سمجھا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر کوئی دیدہ دانستہ جماعت احمدیہ پر اس قسم کا بہتان باندھتا ہے تو اس کے متعلق سوائے اس کے کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کا دل مسخ ہو چکا ہے اور شیطان نے اس پر پورا تسلط کر لیا ہے

آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح

پھر صرف نثر ہی نہیں بلکہ نظموں میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آقائے دو جہاں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح ایسے قابل تعریف الفاظ میں کی ہے کہ بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ تیرہ سو سال میں امت محمدیہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ایسا کامل عاشق اور کوئی نہیں گذرا آپ کس لطیف انداز میں فرماتے ہیں ؎

خدا خود سوزد آں کرم دنی را
کہ باشد از عدوان محمدؐ
سرے دارم فدائے خاک احمدؐ
دلم ہر وقت قربان محمدؐ
بسے سہل است از دنیا بریدن
بیادِ حسن و احسان محمدؐ
بدیگر دلبرے کارے ندارم
کہ ہستم کشتۂ آن محمدؐ

پھر کس عشق و محبت میں مخمور ہو کر رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی روح پاک سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

(باقی صفحہ ۷ پر)

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

مورخہ ۵ جولائی ۱۹۵۲ء

پاکستان کی سالمیت پر ضرب

روزنامہ "آفاق" نے جو نیم سرکاری اخبار سمجھا جاتا ہے اپنی اشاعت ۴ جولائی ۱۹۵۲ء کے صفحہ اول پر جلی حروف اور چوکھٹے میں اعلان کیا تھا۔ کہ ادارہ "آفاق" کی طرف سے "کیا قادیانی پاکستان کے لئے خطرہ ہیں؟" کے زیر عنوان کل کی اشاعت میں ایک معلومات افزا مقالہ شائع کیا جائے گا۔ "معلومات افزا" سے ہم نے سمجھا تھا کہ خدا جانے ادارہ آفاق کے ہاتھ کونسے غیر معمولی حقائق لگے ہیں۔ کہ جن کو شائع کرکے وہ ہماری معلومات میں اضافہ کرنا چاہتا ہے۔ جب سے ہم نے یہ اعلان پڑھا تھا۔ ہم بڑے اضطراب سے اس گھڑی کا انتظار کر رہے تھے۔ کہ جب یہ "معلومات افزا" مقالہ ہمیں پڑھنا نصیب ہوگا۔ خدا خدا کرکے آج صبح وہ گھڑی نصیب ہوئی۔ اور ہم نے موعودہ مقالہ پڑھنا شروع کیا۔ ہم نے جس شوق سے مقالہ پڑھنا شروع کیا تھا۔ آخر تک وہ ہمارا شوق بڑھتا ہی چلا گیا۔ مگر جب ہم آخری لفظ پر پہونچے۔ تو ہمارا شوق یکلخت یارئہ ناامیدی میں مبدل ہوگیا۔ کیونکہ ہماری معلومات میں سوائے ایک چیز کے کوئی اضافہ نہ ہوا۔ اور وہ چیز یہ انکشاف تھا۔ کہ ادارہ کے پاس کوئی چیز نہیں تھی۔ جو کسی کی "معلومات" میں ایک رتی بھر بھی افزائش کر سکتی ہے۔ اور ہمیں اپنے "شوق و اضطراب" کی ناکامی پر اپنے آپ سے سخت ندامت محسوس ہوئی۔

مقالے کے عنوان میں تبدیلی کو نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔ البتہ پہلا سوال جو اس مقالہ کو پڑھ کر ہر پاکستان کی سالمیت کے سنجیدہ خواہشمند کے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایک ایسے اخبار کو جو سو فیصدی مسلم لیگ کا حامی ہے پاکستان کی سالمیت کے خطرہ کے نام سے ایک ایسا مقالہ لکھنا زیب دیتا ہے۔ جس میں پاکستان کی سالمیت کو پارہ پارہ کر دینے کی بنیاد رکھی گئی ہے؟

ہم یہ سوال خواجہ ناظم الدین سے جو نہ صرف پاکستان کے وزیر اعظم ہیں بلکہ آل پاکستان مسلم لیگ کے صدر بھی ہیں۔ اور میاں ممتاز محمد خان دولتانہ سے جو نہ صرف پاک پنجاب کے وزیر اعلیٰ بھی ہیں۔ بلکہ پاک پنجاب صوبہ مسلم لیگ کے صدر بھی ہیں پوچھتے ہیں کہ

جب تقسیم سے پہلے مسلم لیگ کے لاہور کے اجلاس میں مولانا ظفر علی خان آف زمیندار ایسے چند متعصب لوگوں کی شہ پر مولوی عبدالحامد صاحب القادری بدایونی کی پیش کردہ تجویز کہ "قادیانیوں" کو خارج از اسلام قرار دیا جائے۔ بقول خود مولوی بدایونی خدا اور رسول کا واسطہ دیکر "قائد اعظم" مرحوم نے رکوا دیا تھا۔ تو کیا اس وقت قائد اعظم مرحوم نے نہ صرف مداہنت ہی سے بلکہ نعوذ باللہ منافقت سے کام لے کر ایسا کیا تھا؟

اس کا جواب خواجہ ناظم الدین اور میاں ممتاز محمد خان دولتانہ کو ضرور دینا ہوگا۔ ورنہ ان کو اس مسلم لیگ کے حامی کہلانے والے اخبار کو ایسے خطرناک مقالہ پر جو پاکستان کی سالمیت کو پارہ پارہ کر دینے کی بنیاد رکھنے کا بالبداہت مرتکب ہوا ہے بازپرس کرنی ہوگی۔ کیونکہ

قائد اعظم مرحوم نے اپنے عمل سے یہ بات کالنقش فی الحجر کر دی ہے کہ "قادیانی" اسی پاکستانی قوم کا حصہ ہیں۔ جن کی یہاں اکثریت ہے، اور یہ صرف مسلم لیگ کا ہی نہیں۔ بلکہ پاکستان میں مسلم لیگی حکومت کا بنیادی اصول ہے کہ "قادیانی" جن کے ووٹوں کی اینٹیں پاکستان کی عمارت کی تعمیر میں اسی طرح لگی ہیں جس طرح حنفیوں۔ وہابیوں، شیعوں اور چکڑالویوں وغیرہم کے ووٹوں کی اینٹیں۔ پاکستان کے چپہ چپہ پر وہی حق ملکیت رکھتے ہیں۔ جو دوسرے فرقے اور دنیا کی کوئی طاقت نہیں۔ جو ان کو اپنے اس پیدائشی اور فطری حق سے محروم کر سکے۔ اور ان کو انہی کوائف کی وجہ سے اکثریت سے الگ گروہ قرار دے۔ جو اس وقت بھی موجود تھے۔ جب قائد اعظم مرحوم نے اپنا یہ عظیم الشان فیصلہ مسلم لیگ کے مندرجہ صدر اجلاس میں دیا تھا۔ اور انہی لوگوں کے مطالبہ کے علی الرغم دیا تھا۔ جو اب بھی یہ غیر منصفانہ مطالبہ کر رہے ہیں۔

ہمیں معاف رکھا جائے۔ اگر ہم زندگی اور موت کے اس سوال کے وقت ذرا تلخ الفاظ میں ادارہ آفاق سے پوچھیں کہ

کیا یہ قومی بددیانتی نہیں ہے کہ پاکستان کے مطالبہ تکمیل کے لئے ووٹ لینے کے دن سے لے کر آج تک جبکہ پاکستان کو معرض وجود میں آئے پانچ سال کا عرصہ ہونے لگا ہے، پاکستانی احمدی قیام و استحکام پاکستان کے لئے ہر گرم و سرد میں سے اکثریت کے ساتھ قدم بقدم گزرتے رہے ہیں۔ بلکہ اکثریت سے بھی بڑھ کر دشمنان پاکستان کی اذیتیں سہتے رہے ہیں۔ اور نہ خود قائد اعظم مرحوم نہ خان لیاقت علی خان مرحوم اور نہ کوئی مسلم لیگی زعیم یا ارباب حکومت میں سے کوئی قائد اعظم مرحوم کے فیصلہ کی لفظاً یا عملاً ایک لمحہ کے لئے بھی خلاف ورزی کریں۔ اور احمدی اپنے کردار سے مہر تصدیق ثبت کرتے آئیں کہ "قادیانی" اکثریت کا ہی حصہ ہیں۔ آج چند ازلی دشمنان پاکستان کے بہکانے پر یہ عاقبت نا اندیش نیم سرکاری اخبار نہایت غیر ذمہ وارانہ طور سے "قادیانیوں" کو اقلیت قرار دینے کی سفارش کر رہا ہے۔

کیا یہ صریح قومی بددیانتی نہیں ہے؟ اور کیا یہ قائد اعظم مرحوم۔ خان لیاقت علیخاں مرحوم تمام لیگی زعما اور تمام مسلم لیگی ارباب حکومت پر عظیم اتہام لگانے کے مترادف نہیں ہے کہ نعوذ باللہ

یہ تمام لوگ نہایت قومی منافقت سے ہی نہیں بلکہ پرلے درجہ کی بددیانتی سے کام لیتے رہے ہیں۔ اور کیا پاکستانی قوم کا کیرکٹر اقوام عالم کے درمیان ایک کچی کوڑی بھی قیمت نہیں رکھتا؟

کیا یہ پاکستانی قوم کے کیرکٹر کے فقدان کا مظاہرہ نہیں ہے کہ

ضرورت کے وقت تو ایک جماعت کو فرقہ اسلام مان کر اس کے ووٹ حاصل کرلے۔ اور اس فریب سے پاکستان جیسی حکومت بنالی۔ لیکن جب وقت نکل گیا۔ تو اس جماعت کو مسلمانوں کی اکثریت سے اچھوت سمجھ کر الگ کر دیا جائے۔

پاکستان کے ہر ذرہ میں ہمارے خون کا قطرہ شامل ہے۔ اور دنیا کی کوئی کیمیائی صنعت کاری نہیں ہے۔ جو کسی ایک بھی ایسے ذرے سے ہمارے خون کو علیحدہ کر سکتی ہے۔

ہمیں حیرت ہے کہ ادارہ آفاق کا ایسا پرلے درجہ کا غیر ذمہ وارانہ اور پاکستان کو پارہ پارہ کرنے کی بنیاد رکھنے والا خطرناک مقالہ لکھتے وقت قلم کیوں نہ ٹوٹ گیا۔ کیا ادارہ آفاق اس ازلی دشمن پاکستان طائفہ کی حرکات مذبوحی سے ڈر گیا ہے؟ جس نے تقسیم سے پہلے مسلم لیگ میں دو دفعہ گھسنے کی کوشش کی۔ مگر ہر دفعہ مسلم لیگی زعما نے مسلم قوم کے سیاسی اتحاد کے مقابلہ میں اس طائفہ کی کھوکھلی گلہ بازی کی ایک کچی کوڑی کے برابر بھی قیمت نہ لگائی۔ وہ طائفہ جس کے امیر شریعت نے خود بغیر شرم محسوس کئے ہوئے انکشاف کیا کہ

میں نے قائد اعظم کے بوٹ پر اپنی داڑھی رکھی۔ مگر اس کا دل پھر بھی نہ پسیجا۔

آخر ادارہ آفاق کو سوچنا چاہیئے تھا۔ کہ قائد اعظم کا دل کیوں نہ پسیجا۔ مگر آج ہم دیکھتے ہیں کہ وہی "امیر شریعت" جب پشاور میں یہ کہتا ہے کہ

میں قائد اعظم ہوں میرے دفتر کے ایک چپڑاسی کا نام بھی قائد اعظم ہے۔

تو ادارہ آفاق کپکپا اٹھا ہے۔ ادارہ آفاق اتنا خوفزدہ کیوں ہوگیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جیسا کہ احراری مولوی محمد علی صاحب جالندھری نے اپنی پریس کانفرنس میں فخر سے کہا ہے کہ

ہم تین سال سے ایسا ہی کرتے آئے ہیں۔ ہمیں کسی نے نہیں پوچھا۔ پھر آج کیوں پوچھا گیا ہے (بالمعنی)

جس فتنہ کو تین سال تک متواتر پنپنے کا کھلا موقعہ ملا ہو۔ اس کا اب اتنا عظیم ہو جانا لازمی تھا کہ ادارہ آفاق کا لرزہ دل کپکپا جاتا اور اس بوکھلاہٹ میں

انصاف کی گردن پر ہی نہیں قائد اعظم مرحوم۔ خان لیاقت علیخان مرحوم۔ تمام مسلم لیگی زعما اور مسلم لیگی ارباب حکومت کی دیانت داری کی گردن پر ہی نہیں۔ بلکہ (نعوذ باللہ من ذالک) خود پاکستان کی سالمیت کی گردن پر بھی اپنے بے راہ رو قلم کی کند چھری پھیر دیتا۔ اور اس فتنہ کے قیامت بننے کی ہوا خواہی کرتا جس کا ساز اب بھی صاف نظر آتا ہے کہ دشمنان پاکستان کی لرزش مضراب کا مرہون منت ہے۔

ہم ادارہ آفاق کے شکر گزار ہیں کہ اس نے آخر میں احراریوں کو نصیحت فرمائی ہے کہ

"اس (قادیانی تحریک) کے خلاف غوغا آرائی ہلڑ بازی۔ دشنام طرازی۔ ہنگامہ آرائی بلوے کرنا۔ لوگوں کے مونہہ کالے کرکے

انہیں گدھوں پر سوار کرنا انفرادی مبلغین کی جان پر حملہ کرنا۔ ان کے جلسے منتشر کرنے کے لئے حملے کرنا یہ سب ...... خلاف قانون اور منافی آئین حرکات ہیں"۔

کیونکہ ہم انفرادی اور اجتماعی طور پر ملک میں امن چاہتے ہیں اور قانوناً قائم شدہ حکومت کی وفاداری کو اپنا جزو ایمان سمجھتے ہیں۔ اس لئے ہم ادارہ آفاق کی نصیحت کے اس حصہ کی دل سے پرزور تائید کرتے ہیں۔ لیکن ہم کسی اپنے آپ کو مسلمان کہلانے والی جماعت کو جس نے پاکستان کے قیام میں حصہ لیا ہے۔ خواہ وہ کوئی جماعت ہو اقلیت قرار دینے کے خیال کو بھی ایسی شرارت سمجھتے ہیں۔ جس کا انسداد حکومت کو فوری طور پر کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس فتنے کی آغوش میں فتنوں کی ایسی قیامتیں مضمر ہیں۔ جو ملک کو ایک پل میں معصوموں کے خون کا سمندر بنا دیں گی۔

ادارہ آفاق کا بھولا پن ہے کہ وہ اس کو بے آزار مطالبہ سمجھتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے بعد حکومت ان کے مال و جان کی حفاظت کرے گی۔ اور ان کو وہی شہری حقوق حاصل ہوں گے جو دوسروں کو حاصل ہیں۔ آفاق کا ادارہ ملّا کے دل کی خوفناک خلوتوں اور اس کی شریعت کی دہشت ناکیوں سے دیدہ دانستہ اغماض کر رہا ہے۔

مقالہ میں جن باتوں پر ادارہ آفاق نے اپنے خطرناک نظریہ کی بنیاد رکھی ہے۔ وہ ایسی فرسودہ اور احراری ذہنیت کی تراشیدہ ہیں کہ جن کا جواب الفضل کئی بار بالوضاحت دے چکا ہے۔ لیکن ہم انشاء اللہ کل کی اشاعت میں ان کا قطعاً بے بنیاد اور مبنی بر مغالطہ ہونا ثابت کریں گے۔ اور دکھائیں گے کہ یہی تمام باتیں مسلمان کہلانے والے ہر گروہ میں موجود ہیں۔ اور اگر ان باتوں کو کسی جماعت کو اقلیت قرار دینے کا معیار بنایا جائے۔ تو کوئی اسلامی فرقہ اس وقت دنیا کے پردہ پر موجود نہیں ہے۔ جو اس کی زد میں نہ آتا ہو۔

سو فیصدی چندہ حفاظت مرکز پورا کرنیوالے مخلصین

جن دوستوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک چندہ حفاظت مرکز کے وعدے سو فیصدی پورے کر دیئے ہوئے ہیں۔ ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اور اجر عظیم عطا کرے۔ بقایادار احباب اپنے وعدے جلد پورے کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

نمبر	نام	روپے
۱۲۰۶	شیخ اقبال الدین صاحب بہاول نگر	۳۵۰
۱۲۰۷	ملک دوست محمد صاحب "	۲۵
۱۲۰۸	چوہدری علی محمد صاحب چک ۸۹ ج ب رتن ضلع لائلپور	۲
۱۲۰۹	چوہدری نجم الدین صاحب آنبہ ضلع شیخوپورہ	۱۴۲
۱۲۱۰	منشی " "	۷۵
۱۲۱۱	میاں احمد دین صاحب پنڈی چری	۳۰
۱۲۱۲	ملک عبد الجلیل صاحب عشرت لاہور حال ڈھاکہ	۱۲۰
۱۲۱۳	چوہدری محمد یعقوب صاحب چک ۱۳۱ گوکھووال ضلع لائل پور	۲۵۰
۱۲۱۴	خواجہ غلام نبی صاحب گلکار راولپنڈی	۲۴/۸
۱۲۱۵	محترمہ اہلیہ صاحبہ سردار محمد اعظم خان کوٹ قیصرانی	۱۵
۱۲۱۶	بشیر احمد صاحب سیالکوٹی ولد لال دین صاحب سابق محلہ دار الفضل قادیان	۲۰
۱۲۱۷	مولوی محمد حی صاحب "	۴۴-۸
۱۲۱۸	بشیر احمد صاحب ولد عبد الحکیم صاحب "	۲۵
۱۲۱۹	بابو محمد اسمٰعیل صاحب ولد حمید از فضل الدین صاحب قادیان	۱۰
۱۲۲۰	احمد دین صاحب "	۲۵
۱۲۲۱	ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب معہ پسران بذریعہ صوبیدار عبد المنان صاحب	۱۰۰
۱۲۲۲	سردار کرم داد صاحب دار الفضل قادیان	۷۵
۱۲۲۳	مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری "	۱۰۰
۱۲۲۴	حبیب احمد صاحب افغان "	۲۰
۱۲۲۵	مستری دیوان صاحب "	۴۰
۱۲۲۶	نور احمد صاحب دوکاندار "	۴۵
۱۲۲۷	مولوی عبد الکریم صاحب واقف زندگی دار الفضل قادیان	۶۲
۱۲۲۸	محترمہ امۃ الرفیق صاحبہ بنت بابو عبد الواحد صاحب "	۱۸۰
۱۲۲۹	مکرم دریا خان صاحب محمد آباد سٹیٹ سندھ	۱۲
۱۲۳۰	مکرمہ اہلیہ صاحبہ دریا خان صاحب سندھ	۴
۱۲۳۱	میر حمید اللہ صاحب پرچ انسپکٹر کراچی	۲۳۰
۱۲۳۲	شیخ محمد حسین و محمد بشیر صاحبان شیخوپورہ	۸۰
۱۲۳۳	مرزا عالم بیگ صاحب "	۱۰۲
۱۲۳۴	محترمہ شہزادی تسنیم صاحبہ ایمن آباد	۳۰
۱۲۳۵	مکرم شمس الدین صاحب ڈھڈہ رانجھا ضلع سرگودھا	۲۷

کیا آپ نے گزشتہ ہفتہ یا یکم تاریخ کے پہلے سودے کا منافعہ مساجد بیرون کی تحریک میں ادا کر دیا ہے؟

چندہ مساجد بیرون ادا کرتے ہی دوسرے دن اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کافی احسان کر دیا

مکرم صلاح الدین صاحب کمیشن ایجنٹ غلہ منڈی وہاڑی ضلع ملتان کی خدمت میں تحریر فرماتے ہیں

پیارے آقا!

آپ کی تحریک برائے مسجد یورپ پڑھی۔ یکم مئی کو مبلغ ۶۰ روپے سودا میں منافعہ ہوا۔ میں نے اسی دن اپنے سیکرٹری مال کو کہہ دیا۔ کہ مبلغ ۷۰ روپے یکم مئی کا منافعہ ہوا ہے۔ آپ مجھ سے لے لیں۔ ۴ جون ہو گئی۔ کوتاہی کی وجہ سے چندہ ہذا روانہ نہ کر سکا۔ مگر یہ رقم اسی وقت نکال دی گئی تھی۔ اب یکم جون کا منافعہ مبلغ ۹/۸ روپے ہوا ہے۔ یہ دونوں ماہ کا منافعہ اکٹھا روانہ کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اس کی نیت کا سودا مجھے ہمیشہ نفع مند رہا۔ میں نے یکم جون کو یہ چندہ دیا تو ۲ جون کو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کافی احسان کر دیا"۔

(وکیل المال تحریک جدید)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دعا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کو ریویو آف ریلیجنز کی خریداری کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"سو اے جماعت کے سچے مخلصو! خدا تمہارے ساتھ ہو۔ تم اس کام کے لئے ہمت کرو۔ خدا تعالیٰ آپ تمہارے دلوں میں القا کرے۔ کہ یہی وقت صحت کا ہے۔ اب اس سے زیادہ کیا لکھوں۔ خدا تعالیٰ آپ لوگوں کو توفیق دیوے آمین ثم آمین

(ریویو آف ریلیجنز ستمبر ۱۹۰۳ء) (وکیل التعلیم تحریک جدید)

ضروری اعلان

موصیوں کی سہولت کے لئے ہم نے ایک کارڈ چھپوایا ہے۔ جس پر موصی اپنے چندہ کا ایک سال کا پورا ریکارڈ رکھ سکتا ہے۔ اور یہ کارڈ دفتر ہذا سے مفت ملتا ہے۔ پریذیڈنٹ صاحبان کو چاہیئے۔ کہ اپنی اپنی جماعت کے موصیوں کی فہرست بھیجکر دفتر ہذا سے یہ کارڈ منگوا لیں۔ اور موصیوں میں تقسیم کر دیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

سالانہ رپورٹیں جلد بھجوائیں

جن مبلغین کرام نے ابھی تک سالانہ رپورٹ (جس میں یکم مئی ۱۹۵۱ء سے آخر اپریل ۱۹۵۲ء تک کی کارگزاری درج ہو) نہیں بھیجی۔ وہ جلد تر ارسال کریں۔ مبلغین کی طرف سے سالانہ رپورٹ نہ آنے کی وجہ سے صیغہ ہذا کی رپورٹ کی تیاری میں توقف ہو رہا ہے۔ عنوانات وہی ہیں۔ جو ہفتہ وار رپورٹ کے مقرر ہیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ ربوہ)

ماہنامہ مصباح

رسالہ مصباح میں مذہبی و علمی مضامین کے علاوہ تاریخی۔ ادبی۔ اخلاقی۔ مضامین سادہ و افسانوی زبان میں شائع کئے جاتے ہیں۔ ماہ جولائی کے پرچہ سے بچوں کے صفحات بڑھا دیئے گئے ہیں۔ بچوں کی تصاویر شائع کرنے کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ تمام احمدی بہنوں اور بھائیوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اس کی اشاعت بڑھانے میں ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔ نیز اپنی مفید معلومات اور مشوروں سے ادارہ کو مطلع فرماتے رہیں۔ نیز مصباح کے لئے ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب مینیجر مصباح سے خط و کتابت کریں۔ امۃ اللہ خورشید مدیرہ مصباح

تاریخ سلسلہ سے تعلق رکھنے والے اوراقِ پارینہ کا مطالعہ

چھپن سال پہلے کی دو نہایت ہی اہم اور نادر و نایاب تحریریں

(۱)

مکرم ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر

چند سال ہوئے۔ الفضل میں اول الذکر عنوان کے ماتحت خاکسار نے تاریخ سلسلہ سے تعلق رکھنے والی بعض ایسی تحریریں شائع کی تھیں۔ جو ان کتب و رسائل اور اخبارات سے ماخوذ تھیں۔ جو مرورِ زمانہ سے بوسیدہ۔ کرم خوردہ اور دریدہ ہو کر ناکارہ اور ناپید ہوتے چلے جا رہے تھے۔ جن میں سے رسالہ اشاعۃ السنۃ کے بہت سے کارآمد حوالے بھی تھے۔ جن کا تعلق سلسلہ احمدیہ کی تاریخ سے تھا۔ انہی میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا وہ ریویو بھی تھا۔ جو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مہتم بالشان تصنیف "سرمہ چشم آریہ" پر کیا تھا۔ اسی طرح اخبار "منشور محمدی" بنگلور کے فاضل ایڈیٹر کا وہ پُر زور اور معرکۃ الآرا طویل و بسیط ریویو تھا۔ جو آپ نے آج سے قریباً اڑسٹھ سال قبل "براہین احمدیہ" پر لکھا تھا۔ اور یہ دونوں سلسلہ کے لٹریچر میں بالکل نئی چیزیں تھیں۔ اسی طرح اور بھی متعدد کارآمد مفید اور نادر حوالے شائع کئے گئے۔ بلکہ اسی سلسلہ میں سب سے پہلے راقم الحروف نے ہی بفضلہ تعالیٰ سیدۃ النساء حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدھا کے ددھیال اور ننھیال کے وہ تاریخی حالات شائع کئے۔ جو ان کی جلالت شان کے مظہر تھے۔ اور یہ بھی سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر میں سب سے پہلی بار کئی قسطوں میں الفضل میں ہی شائع ہوئے تھے۔ اس کے بعد دیگر کاموں میں مصروف ہو جانے اور پھر ۱۹۴۷ء کے خونی انقلاب کی وجہ سے اپنے سالہا سال کے جمع کردہ علمی ذخیرہ کو تباہ و برباد ہوتا دیکھنے اور بعد میں طرح طرح کی پریشانیوں میں مبتلا ہو جانے کے باعث اس ضروری امر کی طرف توجہ قائم نہ رہ سکی۔ مگر اب جبکہ طبیعت میں قدرے سکون اور دل کو قرار نصیب ہوا۔ اس قسم کی اہم اور ضروری چیزوں کی تلاش تجسس اور فراہمی کی خواہش پھر عود کر آئی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس میں تھوڑی بہت کامیابی بھی ہوئی ہے۔ توقع ہے کہ اس عنوان کے ماتحت وقتاً فوقتاً بہت سے کمیاب۔ نایاب علمی و تاریخی نوادر ہدیہ قارئین الفضل کرنے کی توفیق ملتی رہے گی۔ احباب جماعت کو بھی چاہیئے۔ کہ اس قسم کی کوئی پرانی تحریر حوالہ کتاب یا رسالہ ان کے علم میں ہو۔ تو ان سے خاکسار کو بھی مطلع فرمائیں۔ تاکہ وہ بھی اخبار میں شائع کر کے آئندہ کے لئے محفوظ کر دیا جائے۔ تاکہ سلسلہ کے موجودہ اور آنے والے مورخوں کے لئے آسانی ہو۔

اور ان کا ماخذ بتانے والے ہم سب کو ثواب۔
ملک فضل حسین ۳۶ ہونو سنگھ روڈ سنت نگر لاہور

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب تریاق القلوب میں لکھا ہے کہ:

"ایک عظیم الشان پیشگوئی وہ ہے۔ جو لاہور ٹاؤن ہال میں جلسہ اعظم مذاہب کے وقت پوری ہوئی۔ تفصیل اس کی یہ ہے۔ کہ پیشتر اس کے کہ وہ جلسہ مذاہب ہو۔ جو ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۸۹۶ء کو مقام مذکور میں ہوا تھا[1]۔ جس میں ہر ایک مذہب کے کسی نامی آدمی نے اس مذہب کی تائید میں سوالات مجوزہ ممبران جلسہ کے جوابات سنانے تھے۔ مجھ کو جو میں نے بھی اس جلسہ میں سنانے کے لئے ایک مضمون لکھا تھا۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک الہام ہوا۔ جس سے یقینی اور قطعی طور پر سمجھا جاتا تھا۔ کہ تمام مضامین میں سے میرا ہی مضمون فائق رہے گا۔ سو میں نے اس خیال سے کہ ایسے مذہبی جلسہ کے موقعہ پر میرے الہامات کی سچائی لوگوں پر کھل جائے۔ قبل اس کے کہ لوگ اپنے اپنے مضامین سنا دیں۔ اپنے اس الہام کو بذریعہ ایک اشتہار کے شائع کر دیا۔ اور پھر بعد میں میرے الہام کے مطابق عام رائے یہی ہوئی۔ کہ میرا مضمون تمام مضمونوں پر غالب ہے۔ ..... یہ اشتہار جس کا میں نے ذکر کیا ہے۔ لاہور کے جلسہ مذاہب کے پہلے نہ صرف لاہور میں ہی مشتہر کیا گیا تھا۔ بلکہ جلسہ مذکورہ کی تاریخوں سے کئی دن پیشتر پنجاب کے اکثر شہروں میں اور ہزارہا لوگوں میں بکثرت شائع ہو چکا تھا"۔

اس کے بعد حضور علیہ السلام نے وہ اشتہار بھی تریاق القلوب میں من وعن نقل کر دیا ہے۔ جو بوجہ عدم گنجائش اس جگہ نقل کرنا مشکل ہے۔ ہاں اس اشتہار کے حاشیہ میں حضرت اقدس نے چند سطریں رقم فرمائی ہیں۔ وہ ہم درج ذیل کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کیونکہ اس وقت انہی کے متعلق کچھ عرض کرنا ہے۔ حضور علیہ السلام رقمطراز ہیں:-

"سوامی شوگن چندر صاحب نے اپنے اشتہار میں مسلمانوں اور عیسائی صاحبان اور آریہ صاحبان کو قسم دی تھی۔ کہ ان کے نامی علماء اس جلسہ میں اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں ضرور بیان فرماویں۔ سو ہم سوامی صاحب کو اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ہم اس بزرگ قسم کی عزت کے لئے آپ کی منشاء کو پورا کرنے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ اور انشاء اللہ ہمارا مضمون آپ کے جلسہ میں پڑھا جائے گا۔ اسلام وہ مذہب ہے۔ جو خدا کا نام درمیان آنے سے سچے مسلمان کو کامل اطاعت کی ہدایت فرماتا ہے۔ لیکن اب ہم دیکھیں گے۔ کہ آپ کے بھائی آریوں اور پادری صاحبوں کو ان کے پرمیشر یا یسوع کی عزت کا کس قدر پاس ہے۔ اور وہ ایسے عظیم الشان قدوس کے نام پر حاضر ہونے کے لئے مستعد ہیں یا نہیں"۔

(تریاق القلوب بار دوم صفحہ ۱۰۲)

اس اقتباس کے پڑھنے سے ظاہر ہے۔ کہ جلسہ مذاہب اعظم کے مجوز اور بانی سوامی شوگن چندر صاحب نے مذاہب عالم کے سربر آوردہ اصحاب کو جلسہ میں حصہ لینے کی دعوت دیتے ہوئے ان کے معبود کی قسم بھی دی تھی۔

مگر یہ اشتہار کب چھپا؟ اور کہاں گیا؟ اس کے متعلق سوائے حضور علیہ السلام کی اس تحریر کے اور کسی جگہ سے بھی اس کا ہمیں سراغ نہیں ملا تھا۔

ہاں ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے اپنی تصنیف مجدد اعظم جلد اول صفحہ ۴۴۴ میں یہ ضرور لکھا ہے۔ کہ حضرت اقدس نے "اس کانفرنس کا پہلا اشتہار اس مجوز کو قادیان میں ہی چھاپ کر دیا۔ اس اشتہار میں سوامی شوگن چندر نے مسلمانوں اور عیسائیوں اور آریوں وغیرہ سب کو قسم دی تھی۔ کہ ان کے نامی علماء اس جلسہ میں اپنے اپنے مضمون ضرور پڑھیں"۔

اس عبارت سے صرف اتنا معلوم ہو سکا۔ کہ یہ اشتہار قادیان میں چھپا تھا۔ اس کے سوا وہ اور کچھ نہیں بتا سکے۔ کہ اشتہار کی اصل عبارت کیا تھی؟ مگر یہ خدا کا فضل و احسان ہے۔ کہ اس نے محض اپنے لطف و کرم اور بندہ نوازی سے اس اشتہار کی اصل کاپی ہی اس عاجز کو دلوا دی۔ اور اس کے پڑھنے سے اس امر کی تصدیق بھی ہو گئی۔ کہ یہ اشتہار قادیان (ضیاء الاسلام پریس) میں چھپا تھا۔ اب ۵۶ سال کے بعد اس اشتہار کی پوری اور صحیح نقل ذیل میں شائع کی جاتی ہے۔ امید ہے۔ قارئین کرام اسے پوری توجہ اور دلچسپی کے ساتھ پڑھیں گے۔ یہ تاریخ سلسلہ کا ایک اہم گم شدہ ورق تھا۔ جو اتفاق سے دستیاب ہو گیا۔ الحمد للہ۔

[1] اشتہاروں میں یہی اعلان ہوا تھا۔ کہ یہ جلسہ ٹاؤن ہال لاہور میں ہو گا۔ مگر ہوا یہ اسلامیہ کالج کے صحن میں تھا۔ اس وقت اسلامیہ کالج وہ کہلاتا تھا۔ جسے آجکل اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ دروازہ کہتے ہیں۔

اشتہار واجب الاظہار

اس وقت یہ بندہ کل صاحبان مذہب کی خدمت میں جو اپنے اپنے مذہب کے اعلیٰ درجہ کے واعظ اور بنی نوع کی ہمدردی کے لئے سرگرم ہیں۔ ادب و انکسار سے گذارش کرتا ہے۔ کہ جو جلسہ اعظم مذاہب کا بمقام لاہور ٹاؤن ہال قرار پایا ہے۔ جس کی تاریخیں ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۸۹۶ء مقرر ہو چکی ہیں۔ اس جلسہ کے اغراض یہی ہیں۔ کہ سچے مذہب کے کمالات اور خوبیاں ایک عام مجمع مہذبین میں ظاہر ہو کر اس کی محبت دلوں میں بیٹھ جائے۔ اور اس کے دلائل اور براہین کو لوگ بخوبی سمجھ لیں۔ اور اس طرح پر ہر ایک مذہب کے بزرگ واعظ کو موقع ملے۔ کہ وہ اپنے مذہب کی سچائیاں دوسروں کے دلوں میں بٹھلا دے۔ اور سننے والوں کو بھی یہ مبارک موقع حاصل ہو۔ کہ وہ ان سب بزرگوں کے مجمع میں ہر ایک تقریر کا دوسرے کی تقریر کے ساتھ موازنہ کریں۔ اور جہاں حق کی چمک پا دیں۔ اس کو قبول کر لیں۔ اور پھر یہ سب تقریریں ایک مجموعہ میں چھپ کر پبلک کے فائدہ کے لئے اردو اور انگریزی میں شائع کر دی جائیں۔

اس بات کو کون نہیں جانتا۔ کہ آج کل مذاہب کے جھگڑوں سے دلوں میں بہت کچھ ابال اٹھا ہوا ہے۔ اور ہر ایک طالب حق سچے مذہب کی تلاش میں ہے۔ اور ہر ایک دل اس بات کا خواہشمند ہے۔ کہ جس مذہب میں درحقیقت سچائی ہے، وہ مذہب معلوم ہو جائے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ یہ کیونکر معلوم ہو۔ اس سوال کے جواب میں جہاں تک فکر کام کر سکتا ہے۔ یہی احسن طریق معلوم ہوتا ہے۔ کہ تمام بزرگانِ مذاہب جو وعظ اور نصیحت اپنا شیوہ رکھتے ہیں۔ ایک مقام میں جمع ہوں۔ اور اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں سوالات مشتہرہ کی پابندی سے بیان فرماویں۔ پس اس مجمع اکابر مذاہب میں جو مذہب سچے پرمیشر کی طرف سے ہو گا۔ ضرور وہ اپنی نمایاں چمک دکھلائے گا۔ اسی غرض سے اس جلسہ کی تجویز ہوئی ہے۔ اور اس میں کوئی ایسی بات نہیں۔ جو کسی مذہب کو اس پر اعتراض ہو۔ سراسر بے تعصب اصول پر مبنی ہے۔ لہٰذا یہ خاکسار ہر ایک بزرگ واعظ مذہب کی خدمت میں بانکسار عرض کرتا ہے۔ کہ میرے اس ارادہ میں مجھ کو مدد دیں۔ اور مہربانی فرما کر اپنے سچے مذہب کے جوہر دکھلانے کے لئے تاریخ مقررہ پر تشریف لاویں۔

میں اس بات کا یقین دلاتا ہوں۔ کہ خلاف تہذیب اور برخلاف شرائط مشتہرہ کے کوئی امر ظہور میں نہیں آئے گا۔ اور صلحکاری اور محبت کے ساتھ یہ جلسہ ہو گا۔ اور ہر ایک قوم کے بزرگ واعظ خوب جانتے ہیں۔ کہ اپنے مذہب کی سچائی ظاہر کرنا ان پر فرض ہے۔ پس جس حالت میں اس غرض کے لئے یہ جلسہ انعقاد پایا ہے۔ کہ سچائیاں ظاہر ہوں۔ تو خدا نے ان کو اس غرض کے ادا کرنے کا اب خوب موقع دیا ہے۔ جو ہمیشہ انسان کے اختیار میں نہیں ہوتا۔ میرا دل اس بات کو قبول نہیں کر سکتا۔ کہ اگر ایک شخص سچا جوش اپنے مذہب کے لئے رکھتا ہو۔ اور فی الواقع اس بات میں ہمدردی انسانوں کی دیکھتا ہو۔ کہ

(باقی صفحہ پر)

شعبۂ تعلیم — اور — خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں

مجلس خدام الاحمدیہ کا شعبۂ تعلیم نوجوانوں میں علمی ذوق پیدا کرنے کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ قوم کی ترقی اور برتری کا انحصار اس کے افراد کے تعلیم یافتہ ہونے پر بھی ہوتا ہے جو قوم زیادہ تعلیم یافتہ ہوگی۔ اُتنی ہی زیادہ مہذب سمجھی جائے گی۔ اور اسی قدر اُس کی عزت اور اُس کا وقار دوسروں کی نظر میں بڑھے گا۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ نوجوانوں میں جو وقت اُن کے علم حاصل کرنے کا ہے۔ اس سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی تحریک کی جائے۔ اور جو لوگ اس عمر سے گذر چکے ہیں۔ انہیں کم از کم اس قدر پڑھنا لکھنا ضرور آجانا چاہئے کہ وہ خواندہ کہلا سکیں۔ خدام الاحمدیہ کے نزدیک ہر وہ شخص خواندہ ہے جو

۱۔ قرآن کریم ناظرہ پڑھ سکتا ہو

۲۔ نماز باترجمہ جانتا ہو۔

۳۔ اُردو معمولی لکھ پڑھ سکتا ہو

۴۔ ... سے لکھنا جانتا ہو۔

۱۔ اس کے لئے ایسے خدام کو جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتے خدام ہی نہیں۔ بلکہ بزرگوں کو بھی شوق دلانا چاہیئے۔ کہ وہ خواندہ بننے کی کوشش کریں۔ اور اگر دن کے وقت انہیں پڑھنے کا موقعہ نہیں ملتا۔ تو رات کے وقت ہی کوئی وقت نکال کر پڑھنا لکھنا سیکھیں خواندہ خدام دوسروں کو پڑھائیں۔ اور اس کے لئے وقت دیں۔ اور اس طرح سب مل کر کوشش کریں کہ جماعت کا ہر بوڑھا اور جوان اور بچہ خواندہ ہو

۲۔ دینی علم حاصل کرنا نہایت ضروری ہے۔ پس خدام میں تحریک کی جائے۔ کہ وہ قرآن کریم باترجمہ پڑھیں۔ اور مجالس میں ان کے پڑھانے کا انتظام کیا جائے۔

۳۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مطالعہ از حد ضروری ہے۔ اس سے قبل مجلس کے زیر انتظام ہر تین ماہ کے بعد ایک کتاب کا امتحان ہوا کرتا تھا۔ اب اس طریقہ کو بدل دیا گیا ہے۔ آئندہ ہر سہ ماہی کے لئے کچھ کتابیں مقرر کر دی جایا کریں گی۔ اس دفعہ بھی جون جولائی اور اگست کی سہ ماہی کے لئے کتب مقرر کر دی گئی ہیں۔ جن کا اعلان الفضل ۲۹ جون ۱۹۵۲ء میں ہو چکا ہے۔ مقامی عہدیداران خدام کو ان سے آگاہ کریں۔ اور پھر نگرانی رکھیں اور پوچھتے رہیں۔ تا خدام ان کتب کا مطالعہ کریں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے علاوہ سلسلہ کا دوسرا لٹریچر بھی زیر مطالعہ رہنا ضروری ہے۔ اس سے تبلیغ و تربیت میں بہت فائدہ ہوتا ہے۔

۴۔ خدام میں شوق پیدا کریں۔ کہ وہ کم از کم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا ایک مکمل سیٹ رکھیں۔ اور اُسے پڑھیں اور دوسروں کو بھی ترغیب دلائیں۔ کہ وہ آہستہ آہستہ کتب خریدیں۔

۵۔ تفسیر کبیر کا مطالعہ کریں۔ خدام کے پاس تفسیر کبیر کی ساری جلدیں موجود ہونی چاہیں۔ اور کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ سال بھر مختلف اوقات میں مساجد میں اس کا درس ہوتا رہے۔ اس طرح کوشش کی جائے۔ کہ انگریزی جاننے والے خدام قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ خریدیں۔ اور خود پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کی ترغیب دلائیں۔

۶۔ مجالس مقامی طور پر ریکارڈ رکھیں کہ (ا) کتنے خدام کے پاس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مکمل سیٹ ہے۔

(ب) کتنے خدام نے تفسیر کبیر خریدی ہے۔

(ج) کتنے خدام قرآن کریم انگریزی کے خریدار ہیں۔

(د) کتنے خدام کے پاس دیباچہ قرآن کریم انگریزی ہے۔ یہ ریکارڈ رکھا جائے۔ اور ہر ماہ رپورٹ میں اس کا ذکر ہونا ضروری ہے۔ اور ترقی کی رفتار کا ساتھ ساتھ ذکر کیا جائے۔

۷۔ خدام میں اخبارات پڑھنے کی عادت ڈالی جائے۔ ہر مجلس کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ اجتماعی طور پر بھی "الفضل" منگوائے۔ اس سے ان کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحبت عام مصروفیات اور حضور کے دیگر ارشادات اور خطبہ جمعہ وغیرہ کا علم ہوتا رہے گا۔ نیز مرکزی تحریکات کے علاوہ وہ علمی طور پر ترقی کریں گے۔ اور ان کی معلومات میں اضافہ ہوگا۔ اسی طرح مختلف رسالے جو اس وقت جماعت کے نکل رہے ہیں۔ ان کی خریداری کی طرف بھی جماعت کے دوستوں کو توجہ کرنی چاہیئے اور عادت ڈالنی چاہیئے۔ کہ خدام ان کو پڑھتے رہیں اور ان سے فائدہ اُٹھاتے رہیں۔

۸۔ خدام میں تحریر و تقریر کی مشق کرنے کی عادت ڈالی جائے۔ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر جو تقریری اور تحریری مقابلے ہوتے ہیں۔ اُن کے طریق کو بھی بدل دیا گیا ہے۔ آئندہ ہونے والے اجتماع کے لئے مرکز کی طرف سے چند عنوانات مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ جن کی اطلاع مجالس کو سرکلر کے ذریعہ کر دی گئی ہے۔ اور عنقریب الفضل میں بھی اس کا اعلان ہو جائے گا۔ خدام مقامی طور پر اپنے مضامین تیار کریں۔ حوالے نوٹ کریں۔ دوسروں سے مدد لیں اور میٹنگ کر کے تحریر یا تقریر کی تیاری کریں۔ اور مرکزی ہدایات کے ماتحت اجتماع میں مقابلہ کے لئے آئیں۔ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مجالس کی طرف سے اس بات کا مظاہرہ ہوگا۔ کہ ان میں سے کون کون تقریر کرنے اور اپنے مافی الضمیر کو پورے طور پر ادا کرنے کے قابل ہے۔ اسی طرح تحریری مضامین کے لئے بھی تیاری کرنا ضروری ہے۔ اجتماع کے موقعہ پر مضامین نگران کے سامنے لکھنے ہوں گے۔ اپنے مضامین مدلل بنانے کے لئے کتب سے فائدہ اُٹھایا جا سکتا ہے۔ لکھتے وقت بھی کتب سے حوالے دیکھنے کی اجازت ہوگی۔ اس طرح جماعت میں اچھے مقرر اور اچھے مضمون نگار پیدا ہو سکیں گے۔ یہ امر یاد رہے کہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر وقتی طور پر نام لکھوا کر ان مقابلوں میں شامل ہونا غلط ہے۔ بلکہ اس کے لئے خدام کو مرکزی ہدایات کے ماتحت پہلے سے تیار ہو کر آنا چاہیئے اس دفعہ وہی خدام شریک ہو سکیں گے۔ جو باقاعدہ مجالس کی طرف سے اپنے اسماء کی اطلاع وقت مقررہ تک مرکز میں پہنچا دیں گے۔

۹۔ طالب علم خدام کی نگرانی کی جائے۔ کہ وہ اپنے تعلیمی اوقات کو ضائع نہ کریں۔ بلکہ علم کے حصول میں لگائیں۔ کوشش کی جائے کہ ایک ایک طالب علم خادم کم از کم ایک ناخواندہ خادم کو ضرور پڑھا لے۔

۱۰۔ غیر احمدی علم دوست حضرات سے رابطہ پیدا کیا جائے۔ اور کبھی کبھار اپنے جلسوں میں اُن سے علمی اور اخلاقی عنوانوں پر تقاریر کرائی جائیں۔ کبھی کبھی اُن کے علمی و ادبی جلسوں میں خود جایا جائے اور ایک سٹڈی سرکل قائم کر کے علم کی ترویج کی کوشش کی جائے۔ مقامی لائبریریوں سے فائدہ اُٹھایا جائے۔ اپنا لٹریچر وہاں رکھا جائے۔ تعلیمی تحریکوں میں حصہ لے کر قوم و ملت کے لئے آسانیاں پیدا کی جائیں۔ اور اس طرح یہ بھی کوشش کی جائے کہ خدام اپنے اجتماعات اور جلسوں وغیرہ میں حتی الوسع اُردو بولا کریں۔

۱۱۔ سب سے زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ مرکز کو اپنی تمام ترساعی سے آگاہ رکھا جائے۔ اور معین نتائج سے ہر ماہ مطلع کیا جایا کرے۔ مرکز آپ کی ضروری رہنمائی کرتا رہے گا۔ اور کوئی مفید مشورہ دیکر آپ کے فائدہ کی صورت نکالے گا۔ اس سے آپ کی ترقی کی رفتار کا بھی اندازہ ہوتا رہے گا۔ اور خود آپ بھی پہلے سے زیادہ بڑھنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ یہ سب امور نہایت ضروری ہیں۔ اور اگر ان کی طرف مجالس اپنے طور پر پوری توجہ دیں تو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت علمی لحاظ سے بہت زیادہ اور بہت جلد ترقی کر سکتی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہوں۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

انتخاب عہدیداران جماعت مقامی کے سلسلہ میں اس امر کو خاص طور پر ملحوظ رکھا جائے

جماعتوں میں جو عہدیداران منتخب ہوں۔ ان کے متعلق اس امر کا اطمینان کر لینا ضروری ہوگا۔ کہ منتخب ہونے والے احباب قاعدہ ۸۱۸ الف قواعد و ضوابط صدر انجمن احمدیہ کی پابندی کرنے والے بھی ہیں یا نہیں احباب کی آگاہی کیلئے قاعدہ ۸۱۸ الف ذیل میں شائع کیا جاتا ہے تا کسی کو لاعلمی کا عذر نہ رہے۔

۱ قاعدہ ۸۱۸ الف کے الفاظ یہ ہیں: "جو پریذیڈنٹ یا امیر یا سیکرٹری ہیں۔ ان کے لئے لازمی ہے۔ کہ وہ کسی نہ کسی مجالس میں شامل ہوں۔ کوئی امیر نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو کوئی پریذیڈنٹ نہیں ہو سکتا۔ جب تک اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو اگر اس کی عمر پندرہ سال سے اوپر ۴۰ سال سے کم ہے۔ تو اس کے لئے خدام الاحمدیہ کا ممبر ہونا لازمی ہوگا۔ اور اگر وہ چالیس سال سے اوپر ہے۔ تو اس کے لئے انصار اللہ کا ممبر ہونا لازمی ہوگا۔"

آئندہ عہدیداران کا انتخاب کرتے وقت اس قاعدے کی پابندی کو ملحوظ رکھا جائے۔ کہ جو عہدیدار منتخب ہوں۔ ان کے متعلق مقامی جماعتوں کے زعماء صاحبان انصار و خدام کی تصدیق ساتھ بھجوائی جائے کہ منتخب ہونے والے احباب بلحاظ اپنی اپنی عمر کے ان مجالس کے ممبر ہیں۔

(۲) جن جماعتوں میں ابھی تک یہ مجالس قائم نہ ہوئی ہوں۔ ان جماعتوں کے امراء پریذیڈنٹ صاحبان کو چاہیئے۔ کہ وہ فوراً اپنی اپنی جماعتوں میں مطابق قواعد و ضوابط انصار خدام جو مرکز سے مل سکتے ہیں۔ ان مجالس کا قیام عمل میں لائیں اور عہدیداران جماعت ان مجالس کے ممبر بن کر مجولہ بالا قاعدے کی پابندی کرنے والے ہو جائیں۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

خوش قسمتی کا موقعہ!

ایک دوست کراچی سے اپنی زندگی وقف کرتے ہوئے حضور کی خدمت میں لکھتے ہیں:۔

"پورے ۹ ماہ کی سوچ بچار کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ اسلام کے لئے زندگی کو وقف کرنے سے زیادہ میری خوش قسمتی کا اور کوئی موقعہ نہیں ہو سکتا۔" یہ عجز بات کتنے مخلصانہ ہیں۔ احمدیت کی صداقت کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے۔ کہ احمدیہ جماعت کے افراد کے اندر قربانی کا بے پناہ جذبہ ہے۔ انہیں جب بھی قربانی کے لئے بلایا گیا ہے۔ وہ پروانہ وار شمع صداقت پر قربان ہوتے رہے ہیں۔ اے احمدی نوجوانو! آج پھر اسلام تمہیں زندگیاں وقف کرنے کی دعوت دیتا ہے (وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

دو نایاب تحریریں :- بقیہ صفحہ ۵

ان کو اپنے مذہب کی طرف کھینچے۔ تو پھر وہ ایسی نیک تقریب میں کہ جبکہ صدہا مہذب اور تعلیم یافتہ لوگ ایک عالم خاموشی میں بیٹھ کر اس کے مذہب کی خوبیاں سننے کے لئے تیار ہوں گے۔ ایسے مبارک وقت کو وہ ہاتھ سے دیدے۔ اور ذرا اس کو اپنے فرض کا خیال نہ آوے۔ اس وقت میں کیونکر کوئی عذر قبول کروں۔ کیا میں قبول کر سکتا ہوں۔ کہ جو شخص دوسرے کو ایک مہلک بیماری میں خیال کرتا ہے۔ اور یقین رکھتا ہے۔ کہ اسکی سلامتی میری دوا میں ہے۔ اور بنی نوع کی ہمدردی کا دعویٰ بھی کرتا ہے۔ وہ ایسے موقع میں جو غریب بیمار اسکو علاج کے لئے بلاتے ہیں۔ وہ دانستہ پہلو تہی کرے۔ میرا دل اس بات کے لئے تڑپ رہا ہے۔ کہ یہ فیصلہ ہو جائے۔ کہ کونسا مذہب درحقیقت سچا ہے اور صدہا آفتوں سے بھرا ہوا ہے۔ اور میرے پاس وہ الفاظ نہیں۔ جن کے ذریعہ سے میں اپنے اس سچے جوش کو بیان کر سکوں۔ میرا قوموں کے بزرگ واعظوں اور جلیل الشان حامیوں پر کوئی حکم نہیں۔ صرف ان کی خدمت میں سچائی ظاہر کرنے کے لئے ایک عاجزانہ التماس ہے۔ میں اس وقت مسلمانوں کے معزز علماء کی خدمت میں ان کے خدا کی قسم دے کر بادب التماس کرتا ہوں۔ کہ اگر وہ اپنا مذہب منجانب اللہ جانتے ہیں۔ تو اس موقعہ پر اپنے اس نبی کی عزت کے لئے جس کے فدا شدہ اپنے تئیں خیال کرتے ہیں۔ اس جلسہ میں حاضر ہوں۔ اسی طرح بخدمت پادری صاحبان نہایت ادب اور انکسار سے میری التماس ہے۔ کہ اگر وہ اپنے مذہب کو فی الواقعہ سچا اور انسانوں کی نجات کا ذریعہ خیال کرتے ہیں۔ تو اس موقعہ پر ایک اعلیٰ درجہ کا بزرگ ان میں سے اپنے مذہب کی خوبیاں سنانے کے لئے جلسہ میں تشریف لاویں۔ میں نے جیسا کہ مسلمانوں کو قسم دی ہے۔ ایسا ہی بزرگ پادری صاحبوں کو حضرت مسیح کی قسم دیتا ہوں۔ اور ان کی محبت اور عزت اور بزرگی کا واسطہ ڈال کر نہایت انکساری کے ساتھ عرض پرداز ہوں، کہ اگر کسی اور نیت کے لئے نہیں۔ تو اس قسم کی عزت کے لئے ضرور اس جلسہ میں ایک اعلیٰ بزرگ ان میں سے اپنے مذہب کی خوبیاں سنانے کے لئے جلسہ میں تشریف لاویں۔ ایسا ہی میں اپنے بھائیوں آریہ سماج والوں کی خدمت میں ان پرمیشر کی قسم دے کر جس نے وید مقدس کو انپت کیا۔ عاجزانہ عرض کرتا ہوں۔ کہ اس جلسہ میں ضرور کوئی اعلیٰ واعظ ان کا تشریف لا کر وید مقدس کی خوبیاں بیان کرے۔ اور ایسا ہی صاحبان سناتن دھرم اور برہمو صاحبوں وغیرہ کی خدمت میں اسی قسم کی التماس ہے۔ پبلک کو اس اشتہار کے بعد ایک یہ فائدہ بھی حاصل ہوگا۔ کہ ان تمام قوموں میں کس قوم کو درحقیقت اپنے خدا کی عزت اور قسم کا پاس ہے۔ اور اگر اس کے بعد بعض صاحبوں نے پہلو تہی کیا۔ تو بلاشبہ ان کا پہلو تہی کرنا گویا اپنے مذہب کی سچائی سے انکار کرنا ہے۔

المشتہر :- شوگن الحروف سوامی شوگن چندر دھرم مہوتسو او پدیشک۔ لاہور۔

(مطبع ضیاء الاسلام قادیان)

یہ ہے اس اشتہار کی ہو بہو نقل جو قادیان کے مطبع ضیاء الاسلام میں چھپا اور سوامی شوگن چندر کی طرف سے شائع ہوا۔ دوسری نادر تحریر کسی اگلی اشاعت میں پیش کی جائے گی۔

درخواست ہائے دعا

(۱) میرا لڑکا فائز محی الدین بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ قریشی فیروز محی الدین محلہ سریں اندرون دہلی دروازہ لاہور (۲) والدم مکرم مولوی محمد عبد العزیز صاحب ریٹائرڈ چیف انسپکٹر بیت المال آنکھوں کی تکلیف کی وجہ سے میو ہسپتال میں داخل ہیں۔ دونوں آنکھوں کی بینائی ختم ہو گئی ہے۔ احباب سے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔ ملنے والے احباب لاہور وارڈ ۳ میں مل سکتے ہیں۔ خاکسار محمد احمد ثاقب جامعۃ المبشرین ربوہ حال لاہور (۳) میرا چھوٹا بھائی عزیزم غلام سرور خاں عرصہ سے مرض ٹی۔بی میں مبتلا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار غلام مرتضیٰ خاں شاکر بی۔ ٹی۔ اے تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ۔ (۴) میرے بچے احیاء الدین کو شدید بخار ہے۔ کمزور بہت ہو چکا ہے۔ میری چھوٹی لڑکی بھی بیمار ہے۔ احباب ان کی صحت عاجلہ و کاملہ کے لئے دعا فرماویں۔ چراغ الدین مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ راولپنڈی۔ (۵) بندہ کو پیٹ کی سوزش اور درد گردہ کی شکایت ہے۔ تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ مرزا عبد المنان راحت ۸۰۵ لم انند پورہ گوال منڈی راولپنڈی۔ (۶) میری اہلیہ بعارضہ بواسیر بیمار تھی۔ آج ان کا اپریشن مشن ہسپتال منٹگمری میں کرایا گیا ہے۔ احباب اپریشن کی کامیابی کے لئے اور صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ شیخ عبد الحق منڈی بورے والا ضلع ملتان حال منٹگمری۔ (۷) میرا لڑکا رشید احمد بعارضہ ریح بعرصہ پانچ سال سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ شیخ محمد رفیق امیر جماعت احمدیہ مخصیل ہزارہ۔

در دلم جوش شد ثنائے سرور (بقیہ صفحہ ۲)

یا نبی اللہ توئی خورشید رہ ہائے ہدیٰ
بے تو نارد رو براہے عارفے پرہیزگار
یا نبی اللہ لب تو چشمۂ جاں پرور است
یا نبی اللہ توئی در راہ حق آموزگار
زندہ آں شخصے کہ نوشد جرعہ از چشمہ ات
زیرک آں مردیکہ کردہ است اتباعت اختیار
یا نبی اللہ فدائے ہر سرے موئے توام
وقف راہ تو کنم گر جاں دہندم صد ہزار
اتباع و عشق روئیت اندرہ تحقیق چیست
کیمیائے ہر بلائے اکسیر ہر جان فگار
یا نبی اللہ نثار روئے محبوب توام
وقف راہت کردہ ام ایں سر کہ بر دوش است بار
صد ہزاراں یوسفے بینم دریں چاہ ذقن
واں مسیح ناصری شد از دم او بے شمار

(آئینہ کمالات اسلام)

ولادت

میرے گھر اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۹ مئی ۱۹۵۲ء کو اپنے فضل سے تیسرا فرزند عطا فرمایا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محمد اسلم نام تجویز فرمایا۔ احباب کرام نومولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

نومولود ملک نبی محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ میانی کا نواسہ اور مولوی فخر الدین صاحب پنشنر مرحوم کا پوتا ہے۔

(خاکسار محمد یوسف محبوب آرمز کمپنی منٹگمری)

(۲) ۱۹ رمضان المبارک بروز جمعۃ المبارک اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے خادم دین اور مضبوط شجر احمدیت بنائے آمین

(اشفاق حسین ایبی سینیا لائنز۔ کراچی)

ضرورت ہے :- نظارت ہذا کے ماتحت بعض کلرکوں کی آسامیاں خالی ہیں۔

لیاقت: میٹرک یا مولوی فاضل

تنخواہ: بمطابق قواعد صدر انجمن احمدیہ ۵۰/- + ۱۰/- معہ دیگر الاؤنس کے جن کی قواعد کے مطابق گنجائش ہو۔ عمر نوجوان۔ صحت اچھی ہو۔ درخواستیں معہ سفارش مقامی امیر یا صدر صاحبان معرفت مینیجر الفضل لاہور ۱۵ جولائی ۵۲ء تک بھجوا دیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

سیکرٹری صاحبان مال جماعتہائے احمدیہ فوراً توجہ کریں

اب تک نظارت بیت المال میں بہت کم جماعتوں کی طرف سے فہرست بقایا داران و نادہندگان پہنچی ہیں۔ اس لئے تمام سیکرٹری صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وہ جلد از جلد فہرستیں معہ بقایا مرتب کر کے ارسال فرمائیں۔ اور بقایا گزشتہ کی وصولی کا خاص انتظام فرمائیں۔ یعنی رشتہ داروں اور دوستوں کے ذریعہ وفد کی صورت میں ان کے پاس جا کر ترغیب دلائی جائے۔

نیز جس قدر بقایا گزشتہ امسال وصول کیا ہے یا آئندہ کریں۔ اس سے نظارت ہذا کو بھی مطلع فرمائیں۔ تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ کس قدر بقایا وصول ہوا ہے اور کتنا باقی ہے۔ اسی طرح روپیہ ارسال کرتے وقت بھی بقایا گزشتہ علیحدہ دکھایا جائے۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

برطانیہ سری پاشا کی وزارت سے گفت و شنید کرنا پسند نہ کریگی

لنڈن ۴ جولائی۔ برطانی سفارت خانے کی رپورٹوں سے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے کہ آیا سری پاشا کی وزارت کی حیثیت موسم خزاں میں نئے انتخابات شروع ہونے تک محض نگران حکومت کی حیثیت رکھتی ہے یا وہ خطۂ نہر سویز اور سوڈان کے متعلق اینگلو مصری مذاکرات کو جاری رکھنا چاہتی ہے۔

سوڈان کے متعلق مصر کی نئی تجاویز کا برطانیہ نے ابھی جواب نہیں دیا۔ غالباً سوڈان کی عمہ پارٹی اور حکومت مصر کے درمیان سکندریہ کی بات چیت کا نتیجہ معلوم کئے بغیر جواب نہیں دیا جائے گا۔

ہلالی پاشا کے مستعفی ہونے تک یہ امر واضح کیا جاتا رہا ہے کہ اینگلو مصری مذاکرات وضاحتی دور میں ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اب حکومت برطانیہ یہ مناسب نہیں تصور ۔ ۔ ۔ کرے گی کہ ایک ایسی حکومت کے ساتھ کوئی فیصلہ کرے جس کی پالیسی کے انتخابات کے بعد تبدیل ہو جانے کا امکان ہو۔

حال ہی میں معلوم ہوا تھا کہ دونوں ممالک سمجھوتے کے بہت قریب ہو چکے ہیں۔ لیکن سوڈان کا مسئلہ ابھی بدستور الجھا ہوا ہے۔

یقین کیا جاتا ہے کہ گذشتہ ہفتے مصر کا سیاسی بحران اندرونی دباؤ کے باعث پیدا ہوا اینگلو مصری تنازعہ کے باعث نہیں ہوا۔ لیکن انتخابات میں وفد پارٹی کی جس کامیابی کا امکان ہے اس سے شاید مصالحت کے حالات میں زبردست تبدیلی پیدا ہو جائے۔ (اسٹار)

لنکاشائر میں پاکستانی کپاس کی مانگ کم ہے

مانچسٹر ۴ جولائی۔ لنکاشائر کے کارخانوں سے سوت کی فروخت کے باعث خام کپاس کی قیمت بڑھتی جارہی ہے۔ ذخیرے کو پُر رکھنے کے لئے خام کپاس کے کمشن کے دفاتر میں مزید آرڈر موصول ہوئے ہیں لیکن زیادہ تر امریکی اقسام ہی طلب کی جارہی ہیں۔

پاکستانی کپاس کی مانگ بہت سست ہے اس کے مقابلہ میں افریقہ اور مشرق وسطیٰ کے ممالک میں پیدا ہونے والی اقسام کی مانگ میں اضافہ ہو رہا ہے۔

حالیہ چند ہفتوں میں مصر کی روئی کی خرید بھی بہت کم ہو گئی ہے۔ البتہ سوڈان کی روئی زیادہ خریدی گئی ہے۔ (اسٹار)

پاکستان سے تعلقات مضبوط کئے جائیں

بیروت ۴ جولائی۔ شام نے عرب لیگ کو ایک یادداشت ارسال کی ہے جس میں زور دیا ہے کہ لیگ کے ارکان ممالک اور پاکستان کے درمیان ثقافتی تعلقات مضبوط کئے جائیں۔ لیگ پاکستان کو عربی کتب بھیجے اور ثقافتی مشن ارسال کرنے کا انتظام کرے۔ دریں اثناء شام میں "فرینڈز آف

پاکستانی فضائیہ میں بھرتی کی مہم

کوئٹہ ۴ جولائی۔ بلوچستان اور بلوچستانی ریاستوں میں پاکستانی فضائیہ میں بھرتی کی ۱۸ روزہ مہم جاری کی گئی ہے۔ یہ پارٹی فضائیہ کی ایک بھرتی کرنے والی جماعت نے اپنے ڈائرکٹر ونگ کمانڈر رشید ملک کی قیادت میں شروع کی ہے۔

پارٹی پشین۔ چمن۔ گلستان۔ فورٹ سنڈیمن لورالائی اور قلات کے علاوہ کئی دوسرے مقامات پر بھی جائے گی۔ (اسٹار)

پاکستان کا مستقبل بہت خوشگوار ہوگا

کوئٹہ ۴ جولائی۔ گورنمنٹ کالج کے طلباء کو اقتصادیات کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے سٹیٹ بنک آف پاکستان کے گورنر مسٹر ممتاز حسین نے کہا پاکستان میں خوشحالی کا دور شروع ہونے والا ہے۔ انہوں نے کہا اگر پاکستان کے عوام باہم مل کر ملک کے قدرتی ذرائع سے کام لیں تو ہر شعبہ میں شاندار ترقی ہو سکتی ہے اور اس طرح عوام کا معیار زندگی بلند کیا جاسکتا ہے

پاکستان کو معرض وجود میں آنے کے بعد جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ان کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان مشکلات کے کامیاب حل کے باوجود پاکستان ابھی پس ماندہ ہے اور صرف لوگوں کی بے پناہ قوت کار ہی اسے زندگی کے شعبہ میں کامیابی حاصل کرنے کے قابل بنا سکتی ہے

پاکستان کے اقتصادی مسائل پر تبصرہ کرتے ہوئے مسٹر ممتاز نے کہا۔ صحت مند ماحول صحت مند قوت فکر اور صحت مند زندگی پیداوار کے بہترین ذرائع ہیں۔ رفاہ عام کے لئے زیادہ سے زیادہ سرمایہ دیگر ممالک کے ہاتھوں زیادہ سے زیادہ مال کی فروخت اور آخرکار زبردست قوت حاصل کرنا ہماری حکومت کے بنیادی مقاصد میں سے ہے اور ان مسائل کا حل یہی ہے کہ پر خلوص اور بے لوث خدمات سے ملک کا کام کیا جائے۔ (اسٹار)

(۲) پاکستان سوسائٹی" قائم کی جارہی ہے لبنان میں اس سوسائٹی کے بانیوں میں متعدد ممتاز مسلمان شامل ہیں۔

(اسٹار)

مشرق وسطیٰ کے متعلق برطانیہ کو اپنی پالیسی پر نظر ثانی کرنی چاہیئے

بیروت ۴ جولائی۔ مشرق وسطیٰ کے برطانی سفیروں کی جو کانفرنس حال ہی میں لندن میں ختم ہوئی ہے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے بیروت کا اخبار "الحیات" رقمطراز ہے کہ یہ کانفرنس بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ کیونکہ برطانیہ خاص طور پر مشرق وسطیٰ کے ہر مسئلہ سے تعلق رکھتا ہے۔

اخبار مذکور نے مطالبہ کیا ہے کہ ان علاقوں میں برطانی پالیسی پر فوراً نظر ثانی کی جائے۔ اگر کانفرنس کی بات چیت میں اس قسم کی نظر ثانی کا فیصلہ ہوا ہے۔ تو برطانی سفارتی نمائندوں نے نہ صرف مشرق وسطیٰ کے باشندوں بلکہ خود برطانیہ کے لئے بہت بہت بڑی خدمت انجام دی ہے۔ (اسٹار)

فاروق کو شاہ سوڈان تسلیم کرنیکا مسئلہ

برطانیہ کا پیچ و تاب

لندن ۳ جولائی برطانیہ کے نائب وزیر خارجہ مسٹر اینتھنی نٹنگ نے کل برطانوی دار العوام میں افسوس ظاہر کیا کہ بعض حکومتوں نے سوڈانیوں کا ردعمل معلوم کئے بغیر شاہ فاروق کو شاہ مصر و سوڈان تسلیم کر لیا ہے۔ آپ نے کہا کم از کم برطانیہ سوڈانیوں کے مشورہ کے بغیر ایسی کوئی کارروائی نہیں کر سکتا۔

فلپائن میں خوفناک طوفان

دس اشخاص ہلاک اور دس ہزار بے خانماں

منیلا ۳ جولائی۔ آج فلپائن میں خوفناک طوفان آگیا۔ جس میں دس شخص ہلاک اور دس ہزار بے خانماں ہو گئے۔ کئی کشتیاں الٹ گئیں۔

تونسی رہنما کا عزم پاکستان

کراچی ۳ جولائی۔ توقع ہے کہ تونس کی نو دستور پارٹی کے مشہور لیڈر مسٹر طیب سلیم اگلے مہینے پاکستان آئینگے پاکستان میں اپنے قیام کے دوران مسٹر سلیم ملک کے دونوں حصوں کا دورہ کریں گے۔ تونس کے مطالبات کا پراپیگنڈہ کریں گے۔

موتمر اسلامی کے سیکرٹری مسٹر انعام اللہ خاں کے نام ایک خط میں مسٹر سلیم نے ایک بار پھر پاکستانی عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ تونسی عوام کی جدوجہد میں روپے پیسے سے پوری پوری مدد کریں

کلکتہ میں ٹریڈ یونین کالج قائم کیا جائیگا

برلن ۴ جولائی۔ آزاد مزدور انجمنوں کی بین الاقوامی کنفیڈریشن کے ایشیائی علاقائی سیکرٹری مسٹر دھیان منگت نے بتایا کہ کلکتہ میں ٹریڈ یونین کالج کے قیام کا منصوبہ غالباً اس تنظیم کا ایشیا میں نہایت اہم پروجیکٹ ہے۔

مسٹر منگت یہاں کنفیڈریشن کی جنرل کونسل کے اجلاس میں شریک ہو رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ کالج ستمبر میں کھلے گا۔ اور شروع میں بھارت پاکستان اور ایشیا کے دیگر ملکوں سے ۳۰ یا ۴۰ طالبعلم داخل ہوں گے۔ (اسٹار)

عرب مہاجرین کی اپیل

دمشق ۴ جولائی۔ غازہ کے علاقے میں فلسطین کے عرب مہاجرین نے اپیل کی ہے کہ ان کے مصائب و آلام کو دور کرنے کے لئے انہیں سرمایہ مہیا کیا جائے۔ مقامی طور پر چندہ فراہم کرنے کے لئے کمیٹیاں مقرر کی جارہی ہیں۔ غیر ممالک میں بھی چندہ حاصل کرنے کی کوششیں شروع کی جارہی ہیں۔ اغلب ہے کہ اس طرح موصول ہونے والی رقوم ان علاقوں کے گورنر مصری افواج کی نگرانی میں تقسیم کریں گے۔ (اسٹار)

بنیادی اصولوں کی سب کمیٹی کا اجلاس

۷ جولائی تک کام مکمل ہو جائیگا

نتھیا گلی ۳ جولائی۔ بنیادی اصولوں کی سب کمیٹی کا آج پھر اجلاس ہوا۔ معلوم ہوا ہے کہ آج کے اجلاس میں بحث کا موضوع زیادہ تر مندرجہ ذیل مسائل بنے رہے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے اختیارات بجٹ کا پیش کرنا بلوں کا پیش کرنا اور انہیں منظور کرنا اور دوسرے متعلقہ مسائل۔

پتہ چلا ہے کہ سب کمیٹی نے ان مسائل پر اپنی سفارشات مکمل کر لی ہیں۔ اسکے علاوہ آئین کا مسودہ مرتب کرنے کے مسئلے پر بھی غور و خوض کیا گیا اس سلسلے میں ٹیکنیکل امور کے متعلق سب کمیٹی کو جو مشورے موصول ہوئے ہیں وہ بھی زیر بحث آئے

توقع ہے کہ سب کمیٹی کی کارروائی ۷ جولائی کو ختم ہو جائے گی۔ لیکن ۶ جولائی اتوار کو کوئی جلسہ نہیں ہوگا۔